سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب وترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

مولانا بدرِ عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا المحترم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بندہ مع الخیر ہے، اس سے قبل ایک ملفوف ارسال کرچکا ہوں، شدید انتظار کے باجود ہنوز جواب سے محروم ہوں، اسی اثنا میں حادثۂ فاجعہ مولانا عثمانی مرحوم کا رونما ہوگیا، جس کی اطلاعات بذریعہ ریڈیو اکناف واطراف میں نشر ہوچکی ہیں، اس لیے فوراً اطلاع کی ضرورت نہ سمجھی، غم اور اس کی نوعیت کا لکھنا لاحاصل ہے، یہ ان مصائب میں سے ہے جو ناقابل تلافی ہیں، اس دور میں کسی علمی شخصیت کو اتنا عروج کب متوقع ہے کہ اسلامی ممالک کو چھوڑ کر غیر ممالک بھی اس سے متعارف ہوں؟! انتہاء یہ کہ بانیِ پاکستان کی تعزیت انڈیا (کے) گورنر جنرل کی طرف سے اس کے نام آئے۔ بہرحال! إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون۔ آپ اپنی عافیت سے مطلع فرمائیں۔ مولانا ادریس صاحب (کاندھلوی) کراچی پہنچ چکے ہیں اور عنقریب بہاولپور آنے والے ہیں، مولوی مالک سلمہٗ کی طرف سے فکر ہے، ان کا خیال معلوم نہیں کیا ہے؟! میری طرف سے بہت بہت دعا کہہ دیں۔ پرسانِ حال سے بہت بہت سلام، اپنا ارادہ اب سوائے حرمین شریفین کے اور کچھ نہیں، لیکن:

بلبل ہوں صحنِ باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر

''ترجمان السنة'' کی دوسری جلد ۴۳۰ صفحات تک طبع ہوگئی ہے، جلدِ اول بھی آپ کی نظر سے نہ گزر سکی، جلدِ ثانی سے متعلق کیا لکھوں؟! یہ تمنا اپنے علمی کارنامے کی داد حاصل کرنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ قدیم علماء کا نظریہ معلوم کرنے کے لیے ہے۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی صریح خامی معلوم ہوجائے

تو ابھی اس کی تصحیح کا موقع ہے، روزِ محشر یہ موقع نہ مل سکے گا۔ اخباری اصحاب کی رائے کوئی رائے نہیں، اصحابِ حدیث وفقہ کی رائے درکار ہے۔ افسوس کہ اپنی جماعت میں کسی نے اس طرف توجہ نہ کی، چند اصحاب کو لکھا، مگر انہوں نے اظہارِ رائے تو درکنار خط کا جواب بھی نہیں دیا، واللّٰہ المستعان!

میں آپ کی تقریرِ ترمذی شریف کے طبع میں چشم براہ بیٹھا ہوا ہوں۔ اگر موجودہ فرصت بھی باقی رہی تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہفتے عشرے سے زیادہ نہ ہوگا کہ اس کے مطالعے سے فارغ ہو جاؤں گا، اللہ تعالیٰ وہ نیت نہ دے کہ مقصد تنقید ہو، بلکہ محض استفادہ (کی نیت) ہوگی، وله الحمد أولاً وآخراً.

بندہ محمد بدرِ عالم عفا اللہ عنہ

یوم الأربعاء

مولانا بدرِ عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مکرم ومحترم جناب مولانا محمد یوسف صاحب دام مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ملفوفِ گرامی موصول ہوا، تحریر کردہ کتب میں سے بعض احقر کے سامنے ہیں اور بعض یہاں موجود نہیں، کتاب ''الروض الباسم'' اور ''إحکام ابن حزم'' بھی اس وقت سامنے ہیں۔ میرے خیالِ ناقص میں شاید یہ کتابیں زیادہ مفید نہیں۔ مولانا! کیا عرض کیا جائے کہ فتن کی نوعیت اب عجیب سے عجیب ہوتی جارہی ہے، قُدماء نے پھر علم وانسانیت کے دائرے تک چیزوں پر کلام کیا ہے، اب مذاق دوسرا ہے۔ محمد اسلم صاحب جیراج پوری کی کتاب میرے سامنے ہے، انہوں نے حدیث کا صرف تاریخی حد تک اعتبار کیا ہے، حلت وحرمت ثابت کرنے کے لیے اس کو بہت ناکافی قرار دیا ہے، اور اس نے اپنے اختلاف کا کافی مواد پیش کیا ہے، اور ان کا دوسرا مضمون انکارِ وقف ہے، ابھی پہلے مضمون کی جواب دہی کی فکر میں بیٹھا ہوا ہوں کہ یہ دوسرا دلخراش مضمون سامنے آگیا ہے، إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون۔ اس میں امام صاحبؒ کے انکارِ وقف سے کافی فائدہ اُٹھایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر آپ کے پیشِ نظر کوئی کتاب ہو تو تحریر فرمائیں، یعنی جس میں سلف کے اوقاف یا اس کے مسائل ہوں۔ حدیث کی جو خدمت اس وقت کرنے کا ارادہ ہے، اس میں کچھ اضافات کا بھی خیال ہے، یعنی نفسِ متن میں بھی۔ اس سلسلہ میں آپ کے نزدیک پختہ مواد کہاں سے لیا جائے؟ ''کنز العمال'' بہت محتاجِ نقد ہے، ''مجمع الزوائد''، ''مسند أحمد''، ''مستدرک مع التلخیص'' میں درمیانہ درجہ سے نقد کیا گیا ہے۔ احقر کا خیال ہے کہ ان کے علاوہ حافظ ضیاء الدینؒ، بزارؒ، ابن السکنؒ، ابن خزیمہؒ کی روایات کا اضافہ کردیا جائے، گو ان میں بھی کلام کی گنجائش ہے، مگر تاہم یہ ذخیرہ شاید زیادہ ساقط نہ سمجھا جائے، اس کے لیے بھی

’’کنز العمال‘‘ کی ورق گردانی کرنا پڑے گی، ’’منتخب کنز العمال‘‘ بھی بلحاظِ نقد ’کنز العمال‘‘ سے آگے نہیں ہے، تاہم اس کے علاوہ جو مفید آپ کے ذہن میں ہوں مطلع فرمائیں۔ احقر کا خیال یہ ہے کہ جو کام کیا جائے مشورہ سے ہو، ہر روز نہ کام ہوتا ہے نہ احوال مساعدت کرتے ہیں، زمانہ کا مذاق بدل چکا ہے۔ نابغۂ فنِ حدیث تو متاعِ کاسد بن چکی ہے، ایسے زمانہ میں جو قلم سے نکل جائے اُمید ہے کہ کسی وقت کسی بندۂ خدا کے کام آئے گا، جواب کا انتظار رہے گا۔

فقط بندہ: محمد بدرِ عالم عفا اللہ عنہ

مولانا بدرِ عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا المحترم دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بندہ یہ عریضہ آپ کو پشاور سے لکھ رہا ہے۔ مدت سے بھائیوں سے ملاقات نہیں ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ کا شکر کہ اس نے مدتِ مدید کے (بعد) یہ تمنا پوری فرمادی۔ بحمدہٖ تعالیٰ یہاں سب کو بعافیت پایا۔

ہفتہ کے بعد بہاولنگر واپس ہوں گا اور غالباً پھر کسی قریبی فرصت میں کراچی روانہ ہوجاؤں گا۔ مفصل عریضہ اب تک تحریر نہ کرسکا، یہ صرف میرا تکاسل نہ تھا، اب ان شاء اللہ تعالیٰ جلد ہی تفصیلاً گزارش پیش کروں گا۔ جناب نے پوری دلچسپی رکھنے کے باوجود حساب کے مسئلہ میں اب تک کوئی رائے ظاہر نہیں فرمائی، میں اول تو اس کام کی اہلیت نہیں رکھتا، پھر میری رائے تنہا ایک رائے ہے، رائے دینے والے بہت ہیں، مگر کیا کیا جائے کہ احقر کے نزدیک وہ ذی رائے نہیں۔ اولاً تو اس میں دلسوزی اور دلچسپی کسی کو نہیں اور اگر دماغی دلچسپی ہو تو عملی حرکت نہیں۔ میں اپنے قدیم تعارف کی بنا پر پہلے بھی آپ کو لکھ چکا ہوں اور پھر یاددہانی کرتا ہوں، امید کرتا ہوں کہ اپنے دیگر مشاغل کے ساتھ اس کو بھی آپ ایک تعلیمی خدمت تصور فرمائیں گے۔ جیسا کہ لکھ چکا ہوں امسال میرا ارادہ پھر حج کا ہو رہا ہے اور اب اس سے زیادہ مجھے کوئی اور شئے محبوب بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ اگر توفیق دے گا تو معاشیات پر ’’ترجمان السنۃ‘‘ کی تیسری جلد وہاں بھی پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتی ہے۔ مولوی مالک سلمہٗ سے بہت بہت سلام۔ ان کے والد ماجد سے ملاقات ہوئی تھی، مطمئن ہیں اور خوش ہیں۔

فقط بندہ محمد بدرِ عالم

اسلامیہ کالج

.... ✿ ..... ✿ ..... ✿ .....